SIDDEEQA INSTITUTE

Nurturing Believers

خواتین کے لئے تربیتِ اولاد سے متعلقہ نصائح کا سلسلہ

حصہ ۱: تربیت کسے کہتے ہیں؟

ہم میں سے اکثر عورتیں بچپن سے سوچتی آئی ہیں کہ ایک دن ہماری شادی ہو گی، اور اس کے بعد ہم مائیں بنیں گی اور ہمیں اپنے آپ سے پوری توقع تھی کہ ہم بہترین مائیں بنیں گی ہم اپنے بچوں کو صرف خالص خوراک کھلائیں گی، ہمیشہ ان سے محبت سے پیش آئیں گی، کبھی غصہ نہیں کریں گی، اور ان کے ساتھ دوستانہ رویّہ رکھیں گی اور یہ تو ہمیں پکہ پتہ تھا کہ ہم کبھی بھی اپنے بچوں کو کارٹون کے سامنے محض مصروف رکھنے کے لیے نہیں بٹھائیں گی، بلکہ خود انکے ساتھ کھیلیں گی، بلکہ باقائدگی سے انھیں پارک لیجا کر ہوا خوری کروائیں گی.
لیکن پھرہم واقعی مائیں بن گئیں، اور جیسے جیسے ہمارے بچے بڑے ہوتے گئے، ویسے ویسے ہمارے معیار گرتے رہتے گئے، اور ہم مثالی ماں بننے کی امید ترک کرتی گئیں۔ نہ ہم ویسی آیڈیل مائیں بن پائیں جو ہم بننا چاہتی تھیں، اور نہ ہمارے بچے وہ مثالی بچے نکلے جن کے ہم نے خواب دیکھے تھے۔

ہماری سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ ہم سمجھتی ہیں کہ مائیں بنتے ہی خود بخود ہمیں بچوں کی تربیت کا طریقہ بھی قدرتی طور پرآ جائے گا۔ لیکن حقیقت اس سے بہت مختلف ہے۔ بچوں کی جو تربیت ہم اپنے اندازے سے کرتی ہیں، وہ ہماری ذاتی خامیوں اور کمزوریوں کی عکاسی کرتی ہے۔ بیشک، ہمارے بچے ہمارے نامہ اعمال کی مانند بن جاتے ہیں، جو ہمیں ہماری سب کمیوں کا چہرہ دکھاتے ہیں یہ نہایت اہم ہے کہ ہم اولاد کی تربیت کے معاملے میں صرف اپنی قدرتی حِس اور سمجھ پر انحصار نہ کریں، بلکہ سیکھیں کہ بچوں کی اچھی تربیت کس طرح کی جاتی ہے، تاکہ وہ ہماری غفلتوں اورغلطیوں کی بھینٹ نہ چڑ ھیں۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس سوال پر غور کریں کہ بطور ایک ماں، اپنے بچوں کی زندگیوں میں ہمارا کیا کردار ہے؟

اس سوال پر غور کرنا اس لیے ضروری ہے کہ ہم میں سے اکژ مائیں محض اپنے بچوں کو پال کر انھیں بڑا کرتی ہیں۔ ہم ان کی حفاظت کرتی ہیں، اس بات کا خوب خیال رکھتی ہیں کہ ہمارے بچے صاف ستھرے رہیں، اور ان کے پیٹ بھرے رہیں۔ کہ وہ وقت پر سوئیں اور وقت پر جاگیں، اپنے اسکول کا کام مکمل کریں، ٹیسٹ اور امتحانات کی خوب اچھی تیاری کریں اور ان میں بہترین نمبر لیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہمارے بچے دوسروں کے سامنے بد تمیزی نہ کریں، زیادہ شور نہ مچائیں، اور ہماری زیادہ سے زیادہ آرزو یہ ہوتی ہے کہ ہمارے بچے ہمارے مطیع و

فرمانبردار بن جائیں۔ جن ماؤں کو دین سے لگاؤ ہوتا ہے، وہ اپنے بچوں کو کم عمری میں مختصر قرانی سورتیں اور مسنون دعائیں یاد کرواتی ہیں اور تھوڑے بڑے ہونے پر ان کو نماز کا پابند بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

ہم میں سے اکژ مائیں اپنے بچوں کی نگہداشت اور پرورش کرتی ہیں، ان کو نظم و ضبط کا پابند بناتی ہیں، مگر کیا یہ ان کی تربیت کرنے کے مترادف ہے؟ ان کے درمیان کیا فرق ہے؟
بچوں کی پرورش کرنے کا تعلق ان کی جسمانی ضروریات پورا کرنے، ان کو تحفظ فراہم کرنے، اور ان کو مستقبیل میں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لیے تیار کرنے سے ہے۔

بچوں کو نظم وضبط کا پابند بنانے کا تعلق ان کے اعمال کو اپنے چنیدہ معیار کے مطابق ڈھالنے سے ہے۔

جبکہ تربیت کا تعلق بچوں کے جذبات اور ان کی سوچ کو سنوارنے، اور شخصیت نکھارنے سے ہے۔ تربیت میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1. بچوں سے صرف یہ امید نہ رکھی جائے کہ وہ مِن و عَن ہمارے اچھائی اور برائی، اور صیح اور غلط کے معیار کو اختیار کریں گے، بلکہ ان کے دل میں حق اور اچھائی کی محبت، اور باطل اور برائی کی نفرت پیدا کی جائے۔
2. ان کو صرف اپنا فرمانبردار نہ بنایا جائے، بلکہ ان کا تعلق اپنے اور ان کے رب کے ساتھ مضبوط کیا جائے، تاکہ وہ اس کے فرمانبردار بندے بنیں۔
3. بچوں کو صرف بتایا نہ جائے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، بلکہ تسلی سے سمجھایا جائے کہ ایسا کیوں ہے تاکہ وہ پوری طرح آپکی بات کو قبول کریں۔
4. ان کو صرف زمانے کے فتنوں اور منفی اثرات سے وقتی طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کی جائے، بلکہ ان میں خود صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔
5. صرف ان کی غلطیوں کی نشاندھی نہ کریں بلکہ ان کو سکھائیں کہ اگلی بار اس غلطی سے بچا کیسے جائے۔
6. بچوں کو اپنے عملوں کے نتائج کی پہچان کروائی جائے، اور اپنے قول اور فعل دونوں کے نتائج کے بارے میں احساسِ ذمہ داری پیدا کی جائے۔
7. ہر بچے کی منفرد صلاحیتوں کو سمجھ کر انھیں مزید اجاگر کیا جائے۔
8. اپنے بچوں میں ایسی خود اعتمادی پیدا کی جائے کہ وہ ہر موقع پر اپنے اصولوں پر تناور درخت بن کر قائم رہیں، نہ کہ خزاں میں جھڑے پتوں کی طرح حالات کی تند و تیز ہواؤں کے رحم و کرم پر اڑتے پھریں۔

اصل مربّی اللہ رب العزت کی پاک ذات ہے۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت تربیت کی بھاری ذمہ داری والدین کے ذمہ لگائی ہے، اور والدین میں سے بھی ماؤں کے مضبوط کندھوں پر ڈالی ہے۔ ہم جتنی جلدی اپنی اس ذمہ داری کو سمجھ کر، اسے بہترین انداز سے پورا کرنے کے طریقے سیکھ لیں، اسی قدر ہم اپنے بچوں کو اپنی غلطیوں کا شکار بنانے سے بچا لیں گے۔ یہ نہ صرف ماؤں کے لیے لازم ہے، بلکہ ان تمام خواتین کے لیے جن کا تعلق بچوں سے ہے، اور وہ بچوں کی شخصیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ان شاء اللہ اس سلسلے کا حصہ ۲: تربیت کی اہمیت